20472 ـ اگر کسی میت کی نماز جنازہ ادا نہ ہوئی ہو تو اس کا حکم

سوال

میرے سسر بیس برس قبل فوت ہوئے تھے اور ان کی نماز جنازہ کسی نے بھی ادا نہیں کی، کیا اس سلسلے میں ہم کچھ کر سکتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جب یہ شخص مسلمان تھا اور کسی نے بھی اس کی نماز جنازہ ادا نہیں کی تو اب اس کی نماز جنازہ ادا کرنا ضروری اور واجب ہے، یا تو اس کی قبر پر جا کر نماز جنازہ ادا کی جائے، لیکن اس کی قبر پر جا کر نماز جنازہ صرف مرد ہی ادا کر سکتے ہیں، اس لیے ایك یا اس سے زیادہ مرد جا کر اس کی قبر پر نماز جنازہ ادا کر لیں، یا پھر اس کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کی جائے ـ اور اس میں مرد و عورت سب شریك ہو سکتے ہیں ـ غائبانہ نماز جنازہ کہیں بھی ادا ہو سکتی ہے، چاہے وہ مسجد میں یا پھر گھر میں ہی صفیں بنا کر نماز جنازہ ادا کریں گویا کہ جنازہ ان کے سامنے رکھا ہے.

یہ اس لیے کہ میت کا نماز جنازہ ادا کرنا فرض ہے، اس کی دلیل صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی درج ذیل حدیث ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فوت شدہ مقروض شخص کو لایا جاتا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دریافت کرتے:

کیا اس نے قرض اتارنے کے لیے کچھ چھوڑا ہے ؟

اگر تو اس نے قرض کی ادائیگی کے لیے کچھ چھوڑا ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز جنازہ ادا فرما دیتے، وگرنہ آپ فرماتے: اپنے ساتھی کی نماز جنازہ تم خود ہی ادا کرو، اور جب اللہ نے انہیں بہت سی فتوحات سے نواز دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" میں مؤمنوں کی جانوں سے ان کے لیے زیادہ اولی ہوں تو جو شخص بھی مقروض حالت میں فوت ہو جائے تو اس کا قرض میں ادا کرونگا، اور جو شخص اپنے پیچھے مال ترک کرے وہ اس کے وارثوں کا ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2176) صحیح مسلم حدیث نمبر (1619).

لیکن یہ فرض کفایہ میں شامل ہوتا ہے کہ جب کچھ لوگ ادائیگی کر دیں تو باقی مسلمانوں سے ساقط ہو جائیگا.

بخاری اور مسلم کی حدیث سے ثابت ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایك سیاہ رنگ کا مرد یا عورت مسجد کی صفائی کیا کرتا تھا تو وہ فوت ہو گیا، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی موت کا علم نہ ہوا، ایك روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اس انسان نے کو کیا ہوا ہے ؟

تو صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم وہ تو فوت ہو گیا ہے.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے: تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا ؟

تو صحابہ کرام نے عرض کیا: وہ اس اس طرح تھا ـ یعنی اس کا قصہ ـ راوی کہتے ہیں: انہوں نے اس کے معاملہ کو حقیر جانا، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اچھا مجھے اس کی قبر کا بتاؤ، تو صحابہ نے اس کی قبر کا بتایا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی قبر پر آئے اور نماز جنازہ ادا کی "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1337) صحیح مسلم حدیث نمبر (956).

تو یہ حدیث میت کو دفن کرنے کے بعد قبر پر اس کی نماز جنازہ ادا کرنے کی دلیل ہے.

اور بخاری و مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ جس روز نجاشی فوت ہوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی موت کی خبر دی اور انہیں لیکر جنازگاہ گئے اور ان کے ساتھ صفیں بنا کر چار تکبیر کہہ کر نماز جنازہ ادا کی "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1333) صحیح مسلم حدیث نمبر (951)

تو یہ حدیث غائبانہ نماز جنازہ کی دلیل ہے، اور بعض علماء کرام نے اس حدیث کو اس کے ساتھ مخصوص کیا ہے جس کی نماز جنازہ ادا نہ کی گئی ہو، اور کچھ دوسرے علماء کہتے ہیں کہ یہ اہل علم و فضل اور شان و مرتبہ والے افراد کے ساتھ خاص ہے.

سابقہ مجموعی نصوص اس چیز کا فائدہ دیتی ہیں جو جواب کی ابتدا میں بیان کیا گیا ہے، اور اہل علم نے بیان کیا ہے کہ:

اگر میت دفن کر دی جائے اور اس کا نماز جنازہ ادا نہ کیا گیا ہو تو اسے دفن کرنے کے بعد اس کی نماز جنازہ ادا کی جائیگی، شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اگر تو اس کی نماز جنازہ ادا ہی نہ کی گئی ہو تو ہم اس کی نماز جنازہ ادا کرینگے چاہے کئی برس بعد ہی "

دیکھیں: الشرح الممتع (5 / 440).

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

میرا ایك چھ ماہ کا بچہ فوت ہوگیا، اور میں نے غلطی سے اسے قبرستان لے جا کر بغیر نماز جنازہ ادا کیے ہی دفن کر دیا، یہ علم میں رہے کہ مجھے اس قبر کا بھی علم نہیں رہا جہاں میں نے بچہ دفن کیا ہے، کیا کوئی ایسا صدقہ و خیرات ہے جو اس کی نماز جنازہ یا کوئی اور عمل ایسا ہو جو اس کی نماز جنازہ سے کفائت کر جائے ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

کوئی بھی ایسا عمل نہیں جو بچے یا بڑے کی نماز جنازہ سے کفائت کرتا ہو، نہ تو صدقہ و خیرات، اور نہ ہی نیکی کا کوئی دوسرا کام، آپ کو چاہیے کہ جس قبرستان میں آپ نے اسے دفن کیا ہے وہاں جائیں اور قبرستان کو اپنے سامنے رکھتے ہوئے قبلہ رخ ہو کر باوضوء ہو کر اور نماز کی باقی شروط کے ساتھ اس بچے کی نماز جنازہ ادا کریں، جب آپ کو بعینہ بچے کی قبر کا علم نہ ہو تو اس طرح نماز جنازہ ادا کرنا کافی ہوگا.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اللہ تعالی کسی بھی نفس کو اس کی استطاعت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا .

اور ایك دوسرے مقام پر اس طرح فرمایا:

تو تم اللہ تعالی سے اتنا ڈرو جتنی تم میں استطاعت ہے .

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جب میں تمہیں کوئی حکم دوں تو تم اس پر اپنی استطاعت کے مطابق عمل کرو، اور جب میں کسی چیز سے منع کروں تو اس سے رك جاؤ"

اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے.

دیکھیں: فتاوی اسلامیة (1 / 27).

والله تعالى اعلم.

مزید آپ الانصاف للمرداوی (2 / 471) اور منح الشفا الشافیات للبھوتی (1 / 171) کا بھی مطالعہ کریں.

والله اعلم .